بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مٹی کے مال ہونے نہ ہونے کے متعلق تفصیل

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ مٹی مال ہو سکتی ہے یا نہیں؟

## جواب

ہر وہ چیز کہ جس کی طرف طبیعت مائل ہو، اس کو لیا اور دیا جاتا ہو، دوسروں سے اس کی حفاظت کی جاتی ہو، اور وقتِ ضرورت کے لیے اسے جمع کر کے رکھا جاتا ہو، ایسی ہر چیز مال ہے۔

اس تعریف کی روشنی میں فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ تھوڑی سی مٹی، جو اپنی جگہ یعنی زمین میں ہی موجود ہو، یا ایک مٹھی خاک، وہ تو مال نہیں، لیکن کثیر مٹی، خاص طور پر زمین سے منتقل کرنے کے بعد، بلاشبہ شرعی اعتبار سے مال ہے، اور اس کی خرید و فروخت بھی جائز ہے۔ ہمارے ہاں اس کی ایک مثال ملتانی مٹی ہے۔

دِرِمختار میں ہے "المال ما يميل إليه الطبع ويجري فيه البذل والمنع۔۔۔فخرج التراب ونحوه" ترجمہ: ہر وہ چیز کہ جس کی طرف طبیعت مائل ہو، اس چیز کو خرچ کرنا اور اپنے پاس روکنا، جاری ہو، مال ہے، لہذا مٹی اور اس جیسی چیزیں مال ہونے سے نکل گئیں۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "أي القليل مادام في محله وإلا فقد يعرض له بالنقل ما يصير به مالا معتبرا ومثله الماء، وخرج أيضا نحو حبة من حنطة والعذرة الخالصة، بخلاف المخلوطة بتراب، ولذا جاز بيعها كسرقين" ترجمہ: یعنی تھوڑی مٹی، جو اپنے محل (زمین) میں ہی موجود ہو، ورنہ تو مٹی کو منتقل کرنے سے اس کی حیثیت ایسی ہو جائے گی کہ جس سے وہ معتبر مال بن جائے گی اور اس کی مثال پانی ہے اور اسی طرح ذکر کردہ تعریف سے گندم کا ایک دانہ اور خالص پاخانہ نکل جائے گا، برخلاف جب وہ (پاخانہ) مٹی کے ساتھ ملا ہوا ہو، (تو مال ہو گا) اور اسی وجہ سے اس کی بیع جائز ہوگی، جیسے گوبر کھاد کی بیع۔ (درمختار و ردالمحتار، جلد 7، صفحہ 234، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "مٹی کہ مال و صالح بیع نہیں، وہ تراب قلیل ہے، جس میں بذل و منع نہیں، جیسے ایک مٹھی خاک، ورنہ تراب کثیر خصوصا بعد نقل بلاشبہ مال ہے اور عموما اس کی بیع میں تعامل بلاد، مٹی کا ٹھیا چھتوں پر ڈالنے یا کہگل کرنے یا استنجوں کے ڈھیلوں کے لئے سب جگہ بکتی ہے، ردالمحتار میں اسی عبارتِ درمختار پر لکھا: قوله فخرج التراب ای القليل مادام فی محله والا فقد يعرض له بالنقل ما يصير به مالا معتبرا ومثله الماء (ماتن کے اس قول کہ ''مٹی تعریف مال سے خارج ہوگئی'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ مٹی قلیل ہو

اور ابھی تک اپنی جگہ پر پڑی ہو ورنہ وہاں سے نقل کر لینے کے بعد وہ مال معتبر بن جاتی ہے۔ اور پانی بھی اسی کی مثل ہے) بلکہ زمین خود مٹی ہے اور اس کی بیع قطعاً جائز، تو مناط وہی تحقق حدمال ہے۔“(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 157، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: ”مال وہ چیز ہے، جس کی طرف طبیعت کا میلان ہو، جس کو دیا لیا جاتا ہو، جس سے دوسروں کو روکتے ہوں، جسے وقت ضرورت کے لیے جمع رکھتے ہوں، لہٰذا تھوڑی سی مٹی، جب تک وہ اپنی جگہ پر ہے، مال نہیں اور اس کی بیع باطل ہے، البتہ اگر اُسے دوسری جگہ منتقل کر کے لے جائیں، تو اب مال ہے اور بیع جائز۔ گیہوں کا ایک دانہ اس کی بھی بیع باطل ہے۔ انسان کے پاخانہ پیشاب کی بیع باطل ہے، جب تک مٹی اس پر غالب نہ آجائے اور کھاد نہ ہو جائے۔“(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 11، صفحہ 696، 697، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5140

تاریخ اجراء: 07 محرم الحرام 1448ھ/23 جون 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net